سبق ۴ اپنی مدد آپ

مصنف کا تعارف: سر سید احمد خاں (۱۸۱۷ء-۱۸۹۸ء)

سر سید احمد خاں کی جائے ولادت دہلی ہے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت اپنی والدہ سے حاصل کی جو خاصی تعلیم یافتہ اور روشن خیال تھیں۔ تعلیم پانے کے بعد پہلے مغلیہ دربار سے وابستہ ہوئے، بعد ازاں انگریزی عمل داری میں ملازمت اختیار کر لی اور اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنیاد پر محکمہ انصاف میں ترقی کر کے صدر الصدور (منصفِ اعلیٰ) کے عہدے پر فائز ہوئے۔

سر سید احمد خاں کی زندگی کا اہم مشن ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد اُس وقت شروع ہوا جب کچھ زعما کو مسلمانوں کے روبہ زوال ہونے کا شدت سے احساس ہوا۔ سر سید نے جنگِ آزادی کی ناکامی اور مسلمانوں کے زوال کے اسباب پر غور کیا تو وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اُمتِ مسلمہ کے احیا اور اس کی ترقی جدید تعلیمات کے حصول میں مضمر ہے اور جب تک مسلمان قوم جدید علوم و فنون خصوصاً سائنسی علوم میں مہارت حاصل نہ کرے گی، وہ ترقی نہیں کر سکتی، چناں چہ وہ اس مقصد کے حصول کے لیے پورے انہماک سے جادۂ عمل پر گامزن ہو گئے۔ اس ضمن میں اُنھوں نے دوسرے اقدامات کے لیے علی گڑھ میں انگریزی طرز کے ایک سکول کی بنیاد رکھی جسے ۱۸۷۷ء میں کالج کا درجہ دے دیا گیا اور جو تھوڑے ہی عرصے میں برصغیر کے مسلمانوں کے لیے علوم و فنون کے احیا کا مرکز قرار پایا۔

سر سید احمد خاں کے دوسرے اہم کارناموں میں ۱۸۷۰ء میں رسالہ ''تہذیب الاخلاق'' کا اجرا شامل ہے جس میں سر سید نے مسلمانوں کے اصلاحِ احوال اور تہذیب و ترقی کے لیے خود بھی ان گنت مضامین لکھے اور اپنے ہم عصر انشا پردازوں کو بھی اس طرف راغب کیا۔ جب سر سید احمد خاں نے انتقال کیا تو قوم کسی حد تک اپنے خوابِ گراں سے جاگ چکی تھی۔

سر سید احمد خاں نہ صرف اُردو مضمون نویسی کے بانی ہیں بلکہ جدید اُردو نثر کے بیشتر رویوں کا آغاز بھی اُنھوں نے ہی کیا۔ ان کی تحریروں میں عقلیت، مقصدیت، استدلال اور سادگی کی تمام صفات موجود ہیں۔ ان کی تصانیف میں ''آثار الصنادید'' اور ''خطباتِ احمدیہ'' کے علاوہ وہ اَن گنت مضامین شامل ہیں جو ''مقالاتِ سر سید'' کے عنوان سے سولہ جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ شاملِ کتاب سبق ''اپنی مدد آپ''، ''مقالاتِ سر سید'' کی جلد پنجم میں سے ایک ہے جس کا مرکزی خیال یہ قول ہے: ''خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔''

مرکزی خیال

دنیا میں موجود ہر شخص کامیاب ہونا چاہتا ہے لیکن کامیاب وہی ہے جو اپنی مدد آپ کا جذبہ رکھتا ہے۔ جس میں اکیلے چلنے کا حوصلہ ہو اور جو کسی سہارے کا محتاج نہ ہو۔ وہ لوگ جو زندگی کے کسی بھی شعبے میں دوسروں پر انحصار کرتے ہیں ہمیشہ ناکامی کا منہ ہی دیکھتے ہیں۔ یاد رکھیں بہادر اور جرأت مند لوگ اپنے زورِ بازو اور اللہ تعالیٰ پر توکل کے ساتھ تنہا چلنا شروع کرتے ہیں لیکن تھوڑی دیر بعد ان کے پیچھے لشکر ہوتے ہیں اور تاریخ ایسے ہزار ہا واقعات کے ساتھ بھری پڑی ہے۔

خلاصہ

اپنی مدد آپ ایک عمدہ مقولہ ہے۔ اس میں قوموں اور نسلوں کا تجربہ جمع ہے۔ ایک شخص میں اپنا جذبہ سچی ترقی کی بنیاد ہے۔ جب کہ بہت سے اشخاص میں یہ جذبہ قومی مضبوطی اور ترقی کی جڑ ہے۔ جب کسی شخص کے لیے کوئی دوسرا کچھ کرتا ہے تو اس میں یہ جذبہ مفقود ہو جاتا ہے۔ اگر گروہ میں یہ

جذبہ ختم ہوتو منزل کے ساتھ ساتھ اس میں سے غیرت اور عزت بھی جاتی رہتی ہے۔ اگر کوئی قوم اپنی مدد آپ کے حصول کو ترک کردے تو وہ دنیا میں ذلیل اور بے عزت ہو جاتی ہے۔ قانونِ فطرت ہے کہ جیسی قوم ہو اس طرح کے قوانین ہوتے ہیں اور ویسی ہی ان کی حکومت ہوتی ہے۔ کسی ملک کی خوبی اور عمدگی کا انحصار وہاں کی حکومت کی بجائے رعایا کے اخلاق و عادات پر ہوتا ہے۔ کیوں کہ قوم شخصی حالتوں کے مجموعے کا نام ہے۔ قومی ترقی شخصی محنت، شخصی عزت، شخصی ایمان داری اور شخصی ہمدردی کا مجموعہ ہے۔ اسی طرح قومی تنزل، شخصی بے عزتی، بے ایمانی، خود غرضی اور شخصی برائیوں کا مجموعہ ہے۔ معاشرتی برائیوں کا خاتمہ کسی بیرونی کوشش کی بجائے شخصی جماعتوں کی ترقی سے ممکن ہے۔ اے ہم وطنو! قوم کی سچی ہمدردی اور خیر خواہی کرو۔ قوم کی عزت کے لیے محنت کرو۔ قوم کو ترقی دو تا کہ معزز بن سکو۔ وہ شخص غلام نہیں ہے جس کا آقا ظالم ہو یا حاکم جابر ہو بلکہ حقیقی غلام وہ ہے جو خود غرض اور جہالت کی غلامی میں مبتلا ہو کر قومی ہمدردی سے عاری ہو۔ لوگوں کا خیال ہے کہ کوئی فقیر ملے جو ان کی قوم کی اصلاح کرے۔ حکومت ہمارے مسائل حل کرے۔ گویا ہر چیز ہمارے لیے کی جائے اور ہم کچھ نہ کریں۔ یہ خیال انسانی بدنیتی کی تعلیم دیتا ہے اور اسی کا نام ذلت ہے۔ ایک نسل دوسری نسل کی محنت پر عمارت بناتی ہے اور اسے اعلیٰ درجے تک پہنچاتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کریں۔ اس کو ترقی دیں اور آئندہ نسلوں کے لیے بہتر حالت میں چھوڑیں۔ ایک مسکین شخص جو اپنے ساتھیوں کی محنت، ایمان داری اور پرہیز گاری کی نظیر دکھاتا ہے۔ اس کا اثر دوسروں میں جاتا ہے اور آئندہ نسلوں کے لیے نظیر بن جاتا ہے۔ گویا شخصی چال چلن عمدہ ہتھیار ہے۔ یہ تعلیم انسان کو انسان بناتی ہے اور اپنی عاقبت سنوارنے کا درس دیتی ہے۔ یہ تعلیم کسی کتاب یا کسی درس گاہ سے نہیں ملتی۔ عمدہ چال چلن اور عمل صالح ہی انسان کو معزز اور قابلِ ادب بناتے ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عمدہ	اچھا	آزمودہ	آزمایا ہوا	مقولہ	بات
فقرے	جملے	جوش	جذبہ	مٹتی جاتی ہے	ختم ہوتی جاتی ہے
قوت	طاقت	بھروسہ	اعتماد	باہمی	ایک ساتھ
سبب	وجہ	بیش بہا	قیمتی	پارلیمنٹ	منتخب نمائندوں کی جماعت
چال چلن	کردار	برتاؤ	سلوک	قوی	طاقت ور
تکمیل	مکمل ہونا	معمل	عمل کرنے کی جگہ	مانع	رُکاوٹ
رُتبہ	مرتبہ	دانش مندی	عقل مندی	ثمر	پھل۔نتیجہ
بے خطر	بے خوف	محافظ	حفاظت کرنے والا	رعیت	رعایا
تائب	توبہ کرنے والا	نفس کشی	نفس کو مارنا	نیچر	فطرت
قاعدہ	طریقہ	موافق	مطابق	پنسال	ہموار سطح
اکھڑ	سخت	قدر و منزلت	عزت و قدر	نادانی	بے وقوفی
شائستگی	تہذیب یافتہ	منحصر ہونا	کسی پر انحصار کرنا	تنزل	زوال

آقا	مالک	معاشرت	طرزِ رہن سہن	بدیوں	برائیوں
بیرونی	باہر کی	اصلاح	درستی	نیست و نابود کرنا	تباہ و برباد کرنا
معزز	باوقار	وضع	شکل	حاشا و کلا	ہرگز نہیں
شغل واشغال	مشاغل	ضامن	ضمانت دینے والا	پچھلا	پہلا
مصر	راہ نما	فیاض	سخی	ہادی	ہدایت دینے والا
عاقبت سنوارنا	آخرت سنوارنا	پرستش	پوجا کرنا	طاق	ماہر
پوجا	عبادت	لائق	قابل	معزز	قابلِ عزت
مخالف	اُلٹ	برباد کرنا	تباہ کرنا	اجرا	جاری کرنا
خواہش	تمنا	قدیمی	پرانا	قوی	مضبوط۔طاقت ور
صرافہ	سنار	مکتب	مدرسہ	--	--

پیراگراف کی تشریح

پیراگراف 1: یہ ایک نیچر کا قاعدہ ہے کہ جیسا مجموعہ قوم کی چال چلن کا ہوتا ہے یقینی اسی کے موافق اس کے قانون اور اسی کے مناسب حال گورنمنٹ ہوتی ہے۔ جس طرح کہ پانی خود اپنی پنسال میں آ جاتا ہے اسی طرح عمدہ رعایا پر عمدہ حکومت ہوتی ہے اور جاہل وخراب و ناتربیت یافتہ رعایا پر ویسی ہی اکھڑ حکومت کرنی پڑتی ہے۔

حوالہ متن: سبق کا عنوان : اپنی مدد آپ

مصنف کا نام : سر سید احمد خاں

سیاق وسباق: سر سید احمد خاں اپنی مدد آپ کرنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دنیا کی معزز قوموں نے جس خوبی کی بنا پر عزت اور ترقی پائی وہ اپنی مدد آپ کرنا ہے۔ اگر اقوام اپنی مدد آپ نہیں کرتیں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد نہیں کرتا۔ لیکن جو اقوام اپنی مدد آپ کے اُصول پر کاربند ہو کر محنت کرتی ہیں انھیں دنیا کی کوئی طاقت ترقی کرنے سے روک نہیں سکتی۔ وہ قوم دنیا کے لیے ایک کامیاب اور معزز قوم بن کر اُبھرتی ہے۔ کیوں کہ قومی ترقی کی بنیاد شخصی محنت، شخصی عزت اور شخصی ایمان داری پر منحصر ہوتی ہے اور دوسروں کی مدد پر انحصار کرنا بدترین غلامی ہے۔

تشریح: سر سید احمد خاں کسی قوم کی ترقی اور زوال کی اصل وجہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ قانونِ قدرت ہے کہ کسی قوم کے افراد کا جو طرزِ عمل ہوگا اسی کے مطابق اس ملک کے قوانین بنائے جائیں گے اور اسی کے مطابق حکومت ہوگی۔ یعنی جیسی رعایا اور اس کا چال چلن ہوگا ویسے ہی وہاں کے قوانین اور حکمران ہوں گے۔ سر سید احمد خاں اس کی وضاحت ایک مثال سے کرتے ہیں کہ جس طرح پانی خود اپنی ڈھلان میں آتا ہے اسی طرح اگر عوام اچھے، مہذب اور اعلیٰ اخلاق کے مالک ہوں گے تو وہاں کی حکومت بھی اچھی اور مہذب ہوگی۔ سر سید احمد خاں کے مطابق کسی قوم کی ترقی کا راز اس کے افراد کی محنت، سچائی، دیانت داری اور بہادری میں پوشیدہ ہے۔ ایسی اقوام دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتی ہیں۔ لیکن اگر عوام جاہل، بداخلاق اور غیر مہذب ہوں گے۔ سستی، خود غرضی اور بے عزتی جیسی برائیوں کا شکار ہوں گے تو ان پر ویسی ہی خود غرض، خراب اور جاہل حکومت مسلط ہوگی جسے قوم کی خرابی، بے عزتی، غلامی، بداخلاقی اور ناکامی کا بالکل خیال نہ ہوگا۔

www.ilmkidunya.com

پیراگراف 2: قومی ترقی کا مجموعہ ہے شخصی محنت، شخصی عزت، شخصی ایمان داری اور شخصی ہمدردی کا۔ اسی طرح قومی تنزلی مجموعہ ہے شخصی سستی، شخصی بے عزتی، شخصی بے ایمانی، شخصی خود غرضی اور شخصی برائیوں کا۔ ناتہذیبی و بدچلنی جو اخلاقی و تمدنی یا باہمی معاشرت کی بدیوں میں شمار ہوتی ہے درحقیقت وہ خود اسی شخص کی آوارہ زندگی کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم چاہیں کہ بیرونی کوشش سے ان برائیوں کو جڑ سے اُکھاڑ ڈالیں اور نیست و نابود کر دیں تو یہ برائیاں کسی اور صورت میں اس سے بھی زیادہ زور و شور سے پیدا ہو جائیں گی۔ جب تک شخصی زندگی اور شخصی چال چلن کی حالت کو ترقی نہ دی جاوے۔

سیاق و سباق: سرسید احمد خاں اپنی مدد آپ کرنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دنیا کی معزز قوموں نے جس خوبی کی بنا پر عزت اور ترقی پائی وہ اپنی مدد آپ کرنا ہے۔ اگر اقوام اپنی مدد آپ نہیں کرتیں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد نہیں کرتا۔ لیکن جو اقوام اپنی مدد آپ کے اُصول پر کاربند ہو کر محنت کرتی ہیں انھیں دنیا کی کوئی طاقت ترقی کرنے سے روک نہیں سکتی۔ وہ قوم دنیا کے لیے ایک کامیاب اور معزز قوم بن کر اُبھرتی ہے۔ کیوں کہ قومی ترقی کی بنیاد شخصی محنت، شخصی عزت اور شخصی ایمان داری پر منحصر ہوتی ہے اور دوسروں کی مدد پر انحصار کرنا بدترین غلامی ہے۔

تشریح: سرسید احمد خاں بڑے مدلل انداز میں قومی ترقی اور قومی تنزلی کو بیان کرتے ہیں۔ جس قوم کے افراد اپنی مدد آپ کے اصول پر کاربند ہوں انھیں ترقی کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا اور وہ قوم کبھی ناکام نہیں ہوتی۔ اس لیے قومی ترقی کی اصل بنیاد افراد کی ذاتی محنت، عزت، ایمان داری اور ہمدردی پر منحصر ہوتی ہے۔ اسی طرح قومی تنزلی، ناکامی اور غلامی کا اصل سبب اس کے افراد کی ذاتی پستی، بے غیرتی اور خود غرضی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر اقوام کی طرح اس کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہوتی اور اگر بیرونی کوششوں سے ان برائیوں کا خاتمہ کرنا چاہیں تو یہ برائیاں کسی اور صورت میں معاشرے میں پھیل جاتی ہیں۔ اس لیے بیرونی مدد کی بجائے ہمیں اپنے شخصی چال چلن کو بہتر بنا کے ان برائیوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے۔

مشق

ا۔ سبق "اپنی مدد آپ" کے متن کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) "خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔" یہ ایک نہایت آزمودہ ہے:

(الف) ترکیب　(ب) مقولہ ✓　(ج) محاورہ　(د) ضرب المثل

(ii) ایک شخص میں اپنی مدد آپ کرنے کا جوش ہے اُس کی:

(الف) تنزلی کی بنیاد　(ب) شہرت کی بنیاد　(ج) عزت کی بنیاد　(د) ترقی کی بنیاد ✓

(iii) جیسا مجموعہ قوم کی چال چلن کا ہوتا ہے یقینی اس کے قانون اور مناسب حال گورنمنٹ ہوتی ہے۔ یہ ایک قاعدہ ہے:

(الف) ہر ملک کا　(ب) ہر قوم کا　(ج) ہر معاشرے کا　(د) نیچر کا ✓

(iv) انسان کی قومی ترقی کی نسبت ہم لوگوں کو خیال ہے کہ ملے کوئی:

(الف) ٹھیر　(ب) سخی　(ج) حکمران　(د) وزیر با تدبیر

(v) "اوروں پر بھروسا" اور "اپنی مدد آپ" یہ دونوں اُصول ایک دوسرے کے ہیں:

(الف) بالکل مخالف ✓　(ب) بالکل موافق　(ج) قطع حسب حال　(د) بالکل ہم وار

جواب

(i)	(ب)	(ii)	(د)	(iii)	(د)	(iv)	(الف)	(v)	(الف)

www.ilmkidunya.com

۲۔ سبق "اپنی مدد آپ" کے متن کے مطابق سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) وہ کون سا آزمودہ مقولہ ہے، جس میں انسانوں کا اور قوموں کا تجربہ جمع ہے؟

جواب: خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ یہ وہ آزمودہ مقولہ ہے جس میں قوموں اور انسانوں کی ترقی کا راز پوشیدہ ہے۔ جب یہ جذبہ بہت سے شخصوں میں پایا جائے تو وہ قومی ترقی بن جاتی ہے۔

(ب) سرسید احمد خاں کے خیال میں کون سی قوم ذلیل و بے عزت ہو جاتی ہے؟

جواب: سرسید احمد خاں کے نزدیک جو قوم اپنی مدد آپ کا جذبہ بھول جائے تو اس کی عزت از خود چلی جاتی ہے۔ جب ایک قوم کا یہ حال ہو تو وہ قوم ذلیل اور بے عزت ہو جاتی ہے۔

(ج) نیچر کا قاعدہ کیا ہے؟

جواب: نیچر کا قاعدہ یہ ہے کہ جیسا مجموعہ قوم کی چال چلن کا ہوتا ہے اسی کے موافق اس کے قانون اور اس کے مناسب حال گورنمنٹ ہوتی ہے۔

(د) بیرونی کوششوں سے برائیوں کو ختم کرنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جواب: بیرونی کوششوں کی مدد سے اگر ہم ترقی کرنا چاہیں گے اور شخصی سستی، شخصی بے عزتی، شخصی بے ایمانی، شخصی کاہلی اور شخصی خودغرضی سے باہر نہ نکل سکیں گے۔ جب تک شخصی زندگی اور شخصی چال چلن بہتر نہ ہوگا ترقی ہرگز نہیں ہو سکے گی۔

(ہ) دُنیا کی معزز قوموں نے کس خوبی کی بنا پر عزت پائی ہے؟

جواب: دُنیا کی معزز قوموں نے اپنی مدد آپ کے تحت ترقی کی اور عزت پائی۔

۳۔ سبق "اپنی مدد آپ" کے متن کو مدِنظر رکھتے ہوئے جملے مکمل کریں۔

(الف) خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی ________ کرتے ہیں۔

(ب) جس طرح کہ پانی خود اپنی ________ میں آ جاتا ہے۔

(ج) قوم شخصی ________ کا مجموعہ ہے۔

(د) قوم کی سچی ہمدردی اور سچی ________ کرو۔

(ہ) ہم لوگوں کے یہ خیال ہیں کہ کوئی ________ ملے۔

جواب

(الف)	مدد	(ب)	پنسال	(ج)	حالتوں	(د)	خیرخواہی	(ہ)	خضر

الف بائی ترتیب اور لغات کا استعمال

اگر الفاظ کو اس ترتیب سے لکھا جائے کہ حروف تہجی کی ترتیب میں آنے والے حروف سے شروع ہونے والے الفاظ پہلے اور بعد میں آنے والے حروف سے شروع ہونے والے الفاظ بعد میں لکھے جائیں تو الفاظ کی ایسی ترتیب کو "حروفِ تہجی" یا "الف بائی ترتیب" کہتے ہیں۔ اُردو، انگریزی اور دیگر تمام زبانوں کی لغات میں الفاظ کو اسی ترتیب سے لکھا جاتا ہے۔ اس طرح لفظوں کی تلاش اور اُنھیں مرتب کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

۴۔ الف بائی ترتیب کے تصور کو مدِنظر رکھتے ہوئے درج ذیل الفاظ کو الف بائی ترتیب سے لکھیں۔

تجربہ نیچر تہذیب پُرکھوں فیاض پرستش آزمودہ پنسال خیرخواہی خضر معمار آیندہ

جواب:	آزمودہ	آیندہ	پُرکھوں	پرستش	پنسال	تجربہ	تہذیب	خیرخواہی	خضر	فیاض	معمار	نیچر

متلازم یا گروہی الفاظ

کچھ الفاظ اپنی نوعیت کے لحاظ سے منفرد ہو جاتے ہیں اور جب ہم اُن الفاظ کو اپنی زبان پر لاتے ہیں تو اُن سے متعلق یا منسلک بہت سے دیگر الفاظ ذہن میں آجاتے ہیں۔ ایسے الفاظ کو متلازم یا گروہی الفاظ کہتے ہیں۔ مثلاً: چڑیا گھر کا لفظ ذہن میں آتے ہی بہت سارے جانور ہمارے تصور میں آجاتے ہیں۔ اسی طرح کسی درخت کا خیال آتے ہی اس کی شاخیں، پتے، پھول، تنا اور جڑ وغیرہ کا خیال ذہن میں آجاتا ہے۔

۵۔ ذیل میں کچھ ایسے ہی متلازم یا گروہی الفاظ دیے جا رہے ہیں۔ آپ اُن سے متعلق یعنی اُن کی رعایت سے کم از کم چار الفاظ سوچ کر لکھیں۔

جواب:

(الف)	چمن:	شجر، پودے، پھل، پھول، گھاس، پرندے، مالی، گملے
(ب)	گھر:	کمرے، دالان، باورچی خانہ، ڈیوڑھی، ماں باپ، بہن بھائی
(ج)	مدرسہ:	جماعتیں، اساتذہ، طالب علم، ہیڈ ماسٹر
(د)	دفتر:	میز، کرسیاں، کمپیوٹر، کلرک، سپرنٹنڈنٹ، چپڑاسی، افسر
(ہ)	سمندر:	لہریں، مچھلیاں، ساحل، بحری جہاز
(و)	ویگن:	پہیے، سواریاں، سٹیرنگ وہیل، ڈرائیور

مضمون لکھنا:

مضمون نثر کی ایک ایسی قسم ہے جس میں کسی بھی موضوع پر اظہارِ خیال کیا جا سکتا ہے۔ مضمون میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ جس موضوع پر آپ لکھ رہے ہیں، اس کے بارے میں آپ کتنی معلومات رکھتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار کس طرح کرتے ہیں؟ یاد رکھیے ہر مضمون ہمیشہ تین حصوں پر مشتمل ہوتا ہے:

۱۔ ابتدائیہ ۲۔ نفسِ مضمون ۳۔ اختتامیہ

ابتدائیہ: موضوع کے انتخاب کے بعد مضمون کی ابتدا میں موضوع کا تعارف لکھا جاتا ہے۔ ابتدائیہ نہایت جامع اور مختصر ہونا چاہیے اور ایسے دل نشین انداز میں لکھنا چاہیے کہ اس کے پڑھنے کے بعد قاری نہ صرف نفسِ مضمون سے ایک حد تک آگاہ ہو جائے بلکہ وہ اپنے آپ کو آیندہ مضمون پڑھنے کے لیے بھی آمادہ پائے۔

نفسِ مضمون: یہ حصہ مضمون کی مرکزی حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ مضمون نگار کو چاہیے کہ وہ اپنے خیالات کو ایک خاص ترتیب کے مطابق پیراگرافوں میں تقسیم کر کے لکھے۔ مشکل الفاظ کے بجائے سادہ، عام فہم اور بول چال کی زبان لکھے، البتہ جہاں ضروری ہو، وہاں تشبیہات، اشعار، ضرب الامثال، مشاہیر کے قول اقوال، احادیث اور قرآنی آیات سے بھی کام لے مگر ایک بات کو بار بار نہ دہرائے۔ زبان کی اغلاط سے بچے، کیوں کہ زبان کی اغلاط سے مضمون کا حسن غارت ہو جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

اختتامیہ: مضمون کے خاتمے پر مضمون کی تمام تفصیلات کو سمیٹ کر چند سطروں میں بیان کرنا چاہیے۔ مضمون کا خاتمہ ایسا مؤثر اور دل پذیر ہونا چاہیے کہ موضوع کے تمام ضروری نکات قاری کی نظروں کے سامنے آجائیں۔

مرکزی خیال یا خلاصہ لکھنا

کسی سبق کا مرکزی خیال تو فقط تین یا چار سطروں پر مشتمل ہوتا ہے مگر سبق کا خلاصہ خاصا طویل ہوتا ہے اور بعض اوقات سبق کے برابر یا اس سے بھی طویل ہو جاتا ہے۔ دراصل خلاصے میں اسی ترتیب کے ساتھ وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو سبق میں بیان کی جاتی ہیں مگر ایک تو خلاصہ سرخیاں دے کر نہیں لکھا جاتا، دوسرے خلاصے میں کوئی شعر بھی نہیں لکھا جاتا کیوں کہ کوئی شعر یا کوئی واقعہ وغیرہ لکھنا ضروری ہوتا تو مصنف اس کا اندراج خود کرتا۔

۶۔ مرکزی خیال یا خلاصہ لکھنے کے اُصولوں کی روشنی میں سبق "اپنی مدد آپ" کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: اپنی مدد آپ ایک عمدہ مقولہ ہے۔ اس میں قوموں اور نسلوں کا تجربہ جمع ہے۔ ایک شخص میں ایسا جذبہ سچی ترقی کی بنیاد ہے۔ جب کہ بہت سے اشخاص میں یہ جذبہ قومی مضبوطی اور ترقی کی جڑ ہے۔ جب کسی شخص کے لیے کوئی دوسرا کچھ کرتا ہے تو اس میں یہ جذبہ مفقود ہو جاتا ہے۔ اگر گروہ میں یہ جذبہ ختم ہو تو منزل کے ساتھ ساتھ اس میں سے غیرت اور عزت بھی جاتی رہتی ہے۔ اگر کوئی قوم اپنی مدد آپ کے حصول کو ترک کر دے تو وہ دنیا میں ذلیل اور بے عزت ہو جاتی ہے۔ قانونِ فطرت ہے کہ جیسی قوم ہو اس طرح کے قوانین ہوتے ہیں اور ویسی ہی ان کی حکومت ہوتی ہے۔ کسی ملک کی خوبی اور عمدگی کا انحصار وہاں کی حکومت کی بجائے رعایا کے اخلاق و عادات پر ہوتا ہے۔ کیوں کہ قوم شخصی حالتوں کے مجموعے کا نام ہے۔ قومی ترقی شخصی محنت، شخصی عزت، شخصی ایمان داری اور شخصی ہمدردی کا مجموعہ ہے۔ اسی طرح قومی تنزلی، شخصی بے عزتی، بے ایمانی، خودغرضی اور شخصی برائیوں کا مجموعہ ہے۔ معاشرتی برائیوں کا خاتمہ کسی بیرونی کوشش کی بجائے شخصی جماعتوں کی ترقی سے ممکن ہے۔ اے ہم وطنو! قوم کی سچی ہمدردی اور خیر خواہی کرو۔ قوم کی عزت کے لیے محنت کرو۔ قوم کو ترقی دو تا کہ معزز بن سکو۔ وہ شخص غلام نہیں ہے جس کا آقا ظالم ہو یا حاکم جابر ہو بلکہ حقیقی غلام وہ ہے جو خودغرض اور جہالت کی غلامی میں مبتلا ہو کر قومی ہمدردی سے عاری ہو۔ لوگوں کا خیال ہے کہ کوئی فقیر ملے جو ان کی قوم کی اصلاح کرے۔ حکومت ہمارے مسائل حل کرے۔ گویا ہر چیز ہمارے لیے کی جائے اور ہم کچھ نہ کریں۔ یہ خیال انسانی بدنیتی کی تعلیم دیتا ہے اور اسی کا نام ذلت ہے۔ ایک نسل دوسری نسل کی محنت پر عمارت بناتی ہے اور اسے اعلیٰ درجے تک پہنچاتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کریں۔ اس کو ترقی دیں اور آئندہ نسلوں کے لیے بہتر حالت میں چھوڑیں۔ ایک مسکین شخص جو اپنے ساتھیوں کی محنت، ایمان داری اور پرہیز گاری کی نظیر دکھاتا ہے۔ اس کا اثر دوسروں میں جاتا ہے اور آئندہ نسلوں کے لیے نظیر بن جاتا ہے۔ گویا شخصی چال چلن عمدہ ہتھیار ہے۔ یہ تعلیم انسان کو انسان بناتی ہے اور اپنی عاقبت سنوارنے کا درس دیتی ہے۔ یہ تعلیم کسی کتاب یا کسی درس گاہ سے نہیں ملتی۔ عمدہ چال چلن اور عمل صالح ہی انسان کو معزز اور قابلِ ادب بناتے ہیں۔

۷۔ درج ذیل اقتباس کی تشریح لکھیں۔ تشریح سے پہلے مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی دیں۔

(الف) قومی ترقی کا مجموعہ ہے شخصی محنت، شخصی عزت، شخصی ایمان داری اور شخصی ہمدردی کا۔ اسی طرح قومی تنزلی مجموعہ ہے شخصی سستی، شخصی بے عزتی، شخصی بے ایمانی، شخصی خودغرضی اور شخصی برائیوں کا۔ ناتہذیبی و بدچلنی جو اخلاقی وتمدنی یا باہمی معاشرت کی بدیوں میں شمار ہوتی ہے درحقیقت وہ خود اسی شخص کی آوارہ زندگی کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم چاہیں کہ بیرونی کوشش سے ان برائیوں کو جڑ سے اُکھاڑ ڈالیں اور نیست و نابود کر دیں تو یہ برائیاں کسی اور صورت میں اس سے بھی زیادہ زور و شور سے پیدا ہو جائیں گی۔ جب تک شخصی زندگی اور شخصی چال چلن کی حالتوں کو ترقی نہ دی جاوے۔

www.ilmkidunya.com

سبق کا عنوان : اپنی مدد آپ

مصنف کا نام : سرسید احمد خاں

تشریح: سرسید احمد خاں بڑے مدلل انداز میں قومی ترقی اور قومی تنزلی کو بیان کرتے ہیں۔ جس قوم کے افراد اپنی مدد آپ کے اصول پر کاربند ہوں انھیں ترقی کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا اور وہ قوم کبھی ناکام نہیں ہوتی۔ اس لیے قومی ترقی کی اصل بنیاد افراد کی ذاتی محنت، عزت، ایمان داری اور ہمدردی پر منحصر ہوتی ہے۔ اسی طرح قومی تنزلی، ناکامی اور غلامی کا اصل سبب اس کے افراد کی ذاتی پستی، بے عزتی اور خودغرضی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر اقوام کی طرح اس کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہوتی اور اگر بیرونی کوششوں سے ان برائیوں کا خاتمہ کرنا چاہیں تو یہ برائیاں کسی اور صورت میں معاشرے میں پھیل جاتی ہیں۔ اس لیے بیرونی مدد کی بجائے ہمیں اپنے شخصی چال چلن کو بہتر بنا کے ان برائیوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے۔

(ب) بڑا سچا مسئلہ اور نہایت مضبوط جس سے دنیا کی معزز قوموں نے عزت پائی وہ اپنی مدد آپ کرنا ہے۔ جس وقت لوگ اس کو اچھی طرح سے سمجھیں گے اور کام میں لاویں گے تو پھر خضر کو ڈھونڈنا بھول جاویں گے۔ اوروں پر بھروسے اور اپنی مدد آپ یہ دونوں اصول ایک دوسرے کے بالکل مخالف ہیں۔ پچھلا انسان کی بدیوں کو برباد کرتا ہے اور پہلا خود انسان کو۔

تشریح: اس پیراگراف میں سرسید اپنی مدد آپ کے مقولے پر زور دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک حقیقت پر مبنی مسئلہ ہے۔ غور کیا جائے تو دنیا کی عزت دار اور ترقی یافتہ قوموں نے عزت صرف اور صرف اپنی مدد آپ کے اوپر عمل کر کے حاصل کی۔ ہماری قوم بھی جب اس مقولے کی اہمیت کو سمجھے گی اور عمل شروع کرے گی تو پھر کسی خضر کا انتظار نہیں کرے گی۔ اپنی مدد آپ کرنا اور دوسروں پر انحصار کرنا دو متضاد چیزیں ہیں۔ اووروں پر بھروسہ کرنے والا اپنے آپ کو برباد کر لیتا ہے اور اپنی مدد آپ کرنے والا ترقی کی راہ پر چلتا ہے۔

سرگرمیاں:

- کلاس کا ایک طالب علم سکول کی لائبریری یا کہیں اور سے مقالاتِ سرسید کی جلد پنجم حاصل کرے اور اس میں سے ایک اور مضمون ''آزادی رائے'' پڑھ کر اپنے ساتھیوں کو سنائے۔
- کلاس کے تمام طالب علم مولانا ظفر علی خاں کے اس شعر کو:

  خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
  نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

  چارٹ کی صورت میں لکھیں جس کا چارٹ اوّل آئے، اُسے جماعت کے کمرے میں آویزاں کیا جائے۔
- جانتے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن دُرست
  اللہ آبرو سے رکھے اور تن دُرست

  نظیر اکبر آبادی کے اس شعر کے مفہوم کے مدِنظر ''صحت و صفائی'' یا ''تن درستی ہزار نعمت ہے'' کے موضوع پر ایک مضمون لکھیں اور اس مضمون کو جماعت میں سُنائیں۔

www.ilmkidunya.com

اشاراتِ تدریس:

۱۔ اساتذہ طلبہ کو مقولہ ''خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں'' کی وضاحت کریں اور طلبہ کو اس ضمن میں قرآنی تعلیمات سے بھی آگاہ کریں۔

۲۔ اساتذہ طلبہ سے ''اپنی مدد آپ'' کے اُصول کے پیش نظر علامہ اقبالؒ کے اس شعر کی تشریح کروائیں:

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

۳۔ اساتذہ ''پاکستان کی معاشی پس ماندگی کے اسباب'' میں سے چند اسباب طالب علموں کے گوش گزار کریں۔

اضافی معروضی سوالات

(1) سبق ''اپنی مدد آپ'' کے مصنف ہیں:
(الف) سید سلیمان ندوی (ب) علامہ شبلی نعمانی (ج) سر سید احمد خاں ✓ (د) مولوی عبدالحق

(2) نہایت آزمودہ اور عمدہ ہے: ''خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔''
(الف) محاورہ (ب) قول (ج) کہاوت (د) مقولہ ✓

(3) اپنی مدد آپ کرنے کی تمنا اگر دل سے مٹ جائے تو:
(الف) غیرت و عزت کھو جاتی ہے ✓ (ب) بدنامی ہوتی ہے
(ج) تن آسانی پیدا ہو جاتی ہے (د) ہمت ختم ہو جاتی ہے۔

(4) شخصی سُستی، شخصی بے عزتی، شخصی بے ایمانی اور شخصی برائی مجموعہ ہے:
(الف) قومی تنزلی کا ✓ (ب) شخصی آزادی کا (ج) شخصی مخدوشی کا (د) ذاتی ناکامی کا

(5) سر سید کے نزدیک عمدہ حکومت کا انحصار ہے:
(الف) عمدہ رعایا پر (ب) عدلیہ پر (ج) قومی چال چلن پر ✓ (د) قانونی حکمرانی پر

(6) عمدہ حکومت کرنی پڑتی ہے:
(الف) جاہل رعایا پر (ب) اکھڑ رعایا پر (ج) عمدہ رعایا پر ✓ (د) جاہل رعایا پر

(7) شخصی محنت، شخصی عزت، شخصی ایمان داری اور شخصی ہمدردی مجموعہ ہے:
(الف) قومی تنزلی کا (ب) قومی ترقی کا ✓ (ج) قومی خود غرضی کا (د) قومی آوارگی کا

(8) جب تک شخصی زندگی اور شخصی چال چلن کی ترقی نہ ہوگی ملک:
(الف) ترقی کرے گا (ب) ترقی نہیں کرے گا ✓ (ج) خود غرضی نہیں ہوگی (د) لالچ نہیں ہوگی

(9) انسان کی قومی ترقی کی نسبت ہم لوگوں کا خیال ہے کہ ہمیں ملے:
(الف) کوئی دشمن (ب) کوئی لیڈر (ج) کوئی خضر ✓ (د) کوئی طبیب

www.ilmkidunya.com

(10) جو شخص خود غرضی کی غلامی میں مبتلا ہو اور قومی ہمدردی سے بے پروا ہو وہ شخص:

(الف) اصلی آزاد ہے (ب) اصلی غلام ہے ✓ (ج) اصل نکما ہے (د) اصلی بداخلاق ہے

(11) دنیا کی معزز قوموں نے ترقی پائی:

(الف) خود غرضی کے تحت (ب) سچائی کے تحت (ج) دوسروں کی مدد کے تحت (د) اپنی مدد آپ کے تحت ✓

(12) محنتی اور مستقل مزاج حاصل کر لیتا ہے ایک دن:

(الف) ناکامی (ب) کامیابی ✓ (ج) مشکل (د) پرہیز گاری

(13) ایک نسل نے دوسری نسل کی محنت پر بنائی ہے ایک:

(الف) عمارت ✓ (ب) کُٹیا (ج) جھونپڑی (د) مکان

(14) انسان کی اصل زندگی ہے:

(الف) حکومت سے (ب) اعمال سے (ج) عزت سے ✓ (د) لالچ سے

(15) ولیم ڈراگن آئرلینڈ کا تھا:

(الف) صدر (ب) وزیر اعظم ✓ (ج) وزیر اعلیٰ (د) ایم این اے

(16) سر سید احمد خاں کے نزدیک انسان کو عظیم بناتا ہے:

(الف) اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا (ب) اپنی مدد آپ کرنا ✓ (ج) سچ بولنا (د) وعدہ وفائی کرنا

(17) پانی خود آ جاتا ہے اپنی:

(الف) کھیت میں (ب) چال میں (ج) پنسال میں ✓ (د) ڈھلان میں

(18) ہمیں اپنے آباؤ اجداد کی محنت سے حاصل کی گئی جائیداد کو:

(الف) بے دریغ لٹانا چاہیے (ب) ترقی دینی چاہیے ✓ (ج) غنیمت سمجھنا چاہیے (د) حفاظت کرنی چاہیے

(19) سر سید احمد خاں کے نزدیک عمدہ عملی تعلیم ہے:

(الف) محنت سے جی چرانا (ب) شخصی چال چلن بہتر کرنا ✓ (ج) بے توقیری کرنا (د) لاپرواہی کرنا

(20) سر سید احمد خاں کہتے ہیں کہ دوسروں پر بھروسہ کرنا انسان کو:

(الف) باعزت بنا دیتا ہے (ب) بے اختیار بنا دیتا ہے (ج) معزز بنا دیتا ہے (د) بے غیرت بنا دیتا ہے ✓

(21) شخصی محنت، شخصی عزت، شخصی ہمدردی اور شخصی ایمان داری مجموعہ ہے:

(الف) بہتر مستقبل کا (ب) بہتر زندگی کا (ج) قومی ترقی کا ✓ (د) قومی تنزلی کا

(22) کسی شخص میں اپنی مدد آپ کرنے کا جذبہ ہے اس کی سچی:

(الف) ترقی کی بنیاد ✓ (ب) تنزلی کی بنیاد (ج) دنیاوی بنیاد (د) کامیابی کی بنیاد

(23) سر سید احمد خاں کے نزدیک کسی فرد کی حقیقی اصلاح کون کر سکتا ہے؟

(الف) لیڈر (ب) والدین (ج) وہ خود ✓ (د) دوست

www.ilmkidunya.com

جواب

(1)	(ج)	(2)	(د)	(3)	(الف)	(4)	(الف)	(5)	(الف)
(6)	(ج)	(7)	(ب)	(8)	(ب)	(9)	(ج)	(10)	(ب)
(11)	(د)	(12)	(ب)	(13)	(الف)	(14)	(ج)	(15)	(ب)
(16)	(ب)	(17)	(ج)	(18)	(ب)	(19)	(ب)	(20)	(د)
(21)	(ج)	(22)	(الف)	(23)	(ج)	--	--	--	--

اضافی مختصر سوالات

(1) سر سید احمد خاں کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: سر سید احمد خاں ۱۸۱۷ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔

(2) سر سید احمد خاں نے ابتدائی تعلیم و تربیت کس سے حاصل کی؟

جواب: سر سید احمد خاں نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنی والدہ سے حاصل کی جو خاصی تعلیم یافتہ اور روشن خیال تھیں۔

(3) تعلیم پانے کے بعد سر سید احمد خاں کس دربار سے وابستہ ہو گئے تھے؟

جواب: تعلیم پانے کے بعد سر سید احمد خاں مغلیہ دربار سے وابستہ ہو گئے تھے۔

(4) سر سید احمد خاں کی زندگی کا اہم مشن کب شروع ہوا؟

جواب: سر سید احمد خاں کی زندگی کا اہم مشن 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد شروع ہوا۔

(5) سر سید احمد خاں نے کہاں کہاں سکول کھولے؟

جواب: سر سید احمد خاں مراد آباد اور غازی آباد میں سکول کھولے۔ اس کے علاوہ اُنھوں نے علی گڑھ کالج بھی قائم کیا۔

(6) سائنٹفک سوسائٹی کا کیا مقصد تھا؟

جواب: کتابوں کا انگریزی سے اُردو میں ترجمہ کرنے کے لیے سائنٹفک سوسائٹی قائم کی گئی۔

(7) سر سید احمد خاں نے کون سا رسالہ جاری کیا؟

جواب: سر سید احمد خاں علمی و ادبی رسالہ "تہذیب الاخلاق" جاری کیا۔ جس سے مسلمانوں کی اجتماعی زندگی پر گہرے اثرات مرتب ہوئے۔

(8) سر سید احمد خاں کی اہم تصانیف کے نام بتائیں۔

جواب: سر سید احمد خاں کی اہم تصانیف میں "آثار الصنادید، تبیین الکلام، خطبات احمدیہ اور تفسیر قرآن" شامل ہیں۔

(9) سر سید احمد خاں کب فوت ہوئے؟

جواب: سر سید احمد خاں 27 مارچ 1898ء کو فوت ہوئے۔

www.ilmkidunya.com

(10) سر سید کی نظر میں قومی ترقی کیسے ممکن ہے؟

جواب: سر سید کی نظر میں پوری قوم میں اپنی مدد آپ کا جوش پایا جائے تو پھر قومی ترقی ممکن ہے؟

(11) کوئی قوم دوسری قوموں کی نظروں میں ذلیل اور بے عزت کب ہوتی ہے؟

جواب: اگر کسی قوم میں اپنی مدد آپ کا جوش نہ رہے تو اس کی غیرت وحمیت ختم ہو جاتی ہے۔ یوں وہ سب کی نظروں میں ذلیل ہو جاتی ہے۔

(12) کسی ملک کی خوبی و عمدگی کس بات پر منحصر ہوتی ہے؟

جواب: کسی ملک کی خوبی و عمدگی وہاں کے عوام کے چال چلن پر منحصر ہوتی ہے۔

(13) سر سید احمد قومی ترقی کا مجموعہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سر سید احمد خان کی نظر میں قومی ترقی شخصی محنت شخصی عزت، شخصی ایمان داری اور شخصی ہمدردی کا مجموعہ ہے۔

(14) مصنف نے قومی تنزل کس کو کہا ہے؟

جواب: مصنف نے قومی تنزل شخصی سستی، شخصی بے عزتی، شخصی بے ایمانی اور شخصی خود غرضی کو کہا ہے۔

(15) سر سید نے اپنے ہم وطنوں کو کیا نصیحت کی ہے؟

جواب: سر سید نے اپنے ہم وطنوں کو قوم کی سچی ہمدردی اور سچی خیر خواہی کی نصیحت کی ہے۔

(16) سر سید احمد خان کے مطابق اصلی غلام کون ہے؟

جواب: سر سید احمد خان کے مطابق جو بد اخلاقی، خود غرضی، جہالت اور کاہلی کا مطیع ہو وہی اصلی غلام ہے۔

(17) انسان کی قومی ترقی کی نسبت ہم لوگ کسے ڈھونڈتے ہیں؟

جواب: انسان کی قومی ترقی کی نسبت ہم لوگ کسی خضر یا سخی گورنمنٹ کو ڈھونڈتے ہیں۔

(18) دنیا کی قوموں نے کس چیز سے عزت پائی ہے؟

جواب: دنیا کی قوموں نے اپنی مدد آپ سے عزت پائی ہے۔

(19) اپنی مدد آپ اور دوسروں پر بھروسے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جواب: اپنی مدد آپ سے انسان کی کمزوریاں ختم ہو جاتی ہیں، جب کہ دوسروں کی مدد لینے سے انسان بے غیرت بن جاتا ہے۔

(20) سر سید کے مطابق انسان کی موجودہ ترقی کیسے ممکن ہوئی ہے؟

جواب: سر سید کے مطابق انسان کی موجودہ ترقی انسانوں کے نسل در نسل کے کاموں سے ممکن ہوئی ہے۔

(21) مثلِ مارِ سر گنج سے کیا مراد ہے؟

جواب: مثلِ مارِ سر گنج سے مراد بے حد کنجوس ہونا ہے جیسا کہ سانپ بن کر خزانے پر بیٹھا ہوا اور اسے کسی کو استعمال نہیں کرنے دیتا۔

www.ilmkidunya.com